



## سوال

(490) صدی مال بعد از توبہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے سود کے ساتھ بہت سا روپیہ جمع کیا ہے بعد ازاں سود سے توبہ کی کہ آگے سود نہ لوں گا سابقہ روپیہ سودی جمع شدہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سود کی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے: **فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ ذَنْبًا فَلَهُ مَا سَلَفَ** ۲۷۵ سورة البقرة ”سود کے بارے میں خدا کی طرف سے جس کو نصیحت آپہنچے پھر وہ باز آئے تو جو گزرا وہ اس کا ہوا“

اور جو رقم ابھی مقروض کے ذمہ ہے اس کی بابت ارشاد ہے: **وَأَنْ تَبْتَغُوا فَلََكُمْ رُوْسُ الْأَمْوَالِ الْكُفْرَى**

”اگر تم توبہ کرو تو تم اصل مال کے مالک ہو گے سود تم کو نہیں ملے گا“

## تشریح

از مولانا عبد السلام صاحب شیخ الحدیث ریاض العلوم دہلی

س :- زید دس سال سے سودی لین دین کر رہا ہے آج خدا سے ڈر کر توبہ کرتا ہے اور اپنے کل مال زکوٰۃ نکالتا ہے لوگوں کے ذمے باقی ماندہ سود کو چھوڑ دیتا ہے لیکن جو مال اس نے سود لے جمع کیا ہے اس میں اصل بھی ہے آیا یہ مال پاک ہے یا ناپاک؟

ج :- سود کا لینا دینا ہر صورت میں حرام ہے توبہ کرنے سے معاف ہو جائے گا قبل از توبہ حلال و مخلوط از سود مال توبہ کے بعد پاک ہو جائے گا توبہ کرنے سے شرک و کفر تک معاف ہو جاتے ہیں انہیں گناہ کبائر میں سے سود بھی ہے وہ بھی معاف ہو جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

الثَّابِتُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

(گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں)

مسئلہ مذکور میں قرآن میں ان الفاظ میں ناطق ہے، آیت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَتَوَقَّؤْنَ إِلَّا كَمَا يَتَوَقَّؤُ الْمُنْتَهِي بِمَجْزُئِ الشَّيْطَانِ مِنَ النَّسْرِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَّمَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرہ) ۲۷۵

ترجمہ :- جو لوگ سود کھاتے ہیں، نہیں اٹھتے ہیں، مگر جیسے وہ شخص جس کو شیطان نے اچک بھاہو، (یعنی مجنون) یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے خرید فروخت اور سود کو ایک کہا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید فروخت کو حلال کیا، اور سود کو حرام، تو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت آجانے کے بعد یا رز رہے، تو وہ حلال اسی کا ہے جو اس نے پہلے لیا اس کا امر خدا کے سپرد ہے لیکن جو باز نہ آئے، وہی اہل نار میں سے ہے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے قول فلہ ما سلف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مال توبہ سے پہلے اور حرمت سے پہلے لے چکا ہے اس کا رکھنا اس کے لئے جائز ہے اس کے واپس کرنے کا صراحتہ حکم نہیں ہے چنانچہ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

فمن جاءه موعظة من ربه فانتهى فله ما سلف وامره الى الله الاية اي من بلغه نهي الله عن الربوا فانتهى حال وصول المشرع اليه فله ما سلف من المعاملة لقوله عفا الله عما سلف وما قال النبي صلى الله عليه واله سلم يوم فتح مكة وكل رباني الجاهلية موضوع تحت قدمي هاتين راول ربا العباس ولم يامرهم برد الزیادات الماخوذة فی الجاهلية بل عما سلف كما قال الله فله ما سلف وامره الى الله الخ اور تفسیر مواہب الرحمن میں آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے یعنی جس شخص کے پاس آگئی نصیحت اس کے رب عزوجل کی طرف سے پس وہ بازر رہا یعنی بیاج کھانے سے توجو گزر چکا ہے وہ اس کے لئے ہے۔

(فائدہ) یعنی وہ بیاج اس سے واپس نہیں لیا جائے گا جو حکم الہی کے پہنچنے سے پہلے وہ جمع کر چکا ہے لہذا اگر توبہ کے وقت اصل رقم اور سود کے مال سے لوگوں کے ذمے بانی ہے تو توبہ کے بعد اپنی اصل رقم کو لے لے اور سود کو چھوڑ دے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَقْوُوا لِلَّهِ وَاذْرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ ۲۷۸ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِمَحْزَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلُمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (البقرہ).

”اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے، اور چھوڑ دو جو وہ گیا ہے سود سے اگر تم کو یقین ہے پھر اگر نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اس کے رسول سے، اگر توبہ کرو گے تو تم کو پہنچتے ہیں اصل مال، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور کوئی تم پر ظلم کرے“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ امرتسری



## محدث فتویٰ